© rasailojaraid.com

ادبیات

غزل

جناب اَلَم مظفرنگری

فروغِ بزمِ ہستی شمعِ فانوسِ یقیں میں ہوں
سراپا دل ہوں خضرِ منزلِ عرشِ بریں میں ہوں

محبت کی قسم رازِ حقیقت کا امیں میں ہوں
کتابِ زندگیِ غم کا درسِ اوّلیں میں ہوں

یدِ بیضا سے پوچھو یا چراغِ طورِ سینا سے
کسی پروردۂ صد غم کا داغِ آستیں میں ہوں

دو عالم جانتے ہیں امتحاں گاہِ محبت میں
امانت کو اٹھایا جس نے وہ خاکِ زمیں میں ہوں

حجابِ رنگ و بو میں آگ ہے یا جلوۂ رنگیں
سرِ شاخِ چمن گُل ہوں کہ جامِ آتشیں میں ہوں

حریمِ دل کا کیا کہنا یہاں جلوے ہی جلوے ہیں
بحمد اللہ یہیں وہ ہیں یہیں خلوت نشیں میں ہوں

خزاں کرتی ہے مجھ سے اکتسابِ رنگ و بوئے گُل
چمن پرور فغاں جس کی ہے وہ غم آفریں میں ہوں

عجب عالم میں ہے ربطِ نیاز و ناز کا عالَم
کہ خود ہی آستاں ہوں خود ہی سجدہ خود جبیں میں ہوں

سجا لیتا ہوں اپنا غم کدہ اُن کے تصور سے
بوصلِ دوست آزادِ غمِ دنیا و دیں میں ہوں

بہارِ انقلاب انگیز دیکھوں اس تمنا میں
چمن میں مدتوں سے خار و گل کا ہم نشیں میں ہوں

کوئی جب پردۂ آواز دل میں گونج اُٹھتا ہے
وہ کہتے ہیں کہ میں ہوں میں یہ کہتا ہوں نہیں میں ہوں

مبارک رہبریٔ خضر تم کو قافلے والو!
بفیضِ گمرہی خود اپنی منزل کے قریں میں ہوں

یہ دشتِ کربلا ہے اور وہ ہے وادیٔ ایمن
کہیں ہنگامہ زارِ الاماں تم ہو کہیں میں ہوں

اَلَم پروازِ فکرِ شعر کی کچھ انتہا بھی ہے
مجھے محسوس ہوتا ہے سرِ عرشِ بریں میں ہوں

© rasailojaraid.com